© rasailojaraid.com

روزے کا مقصد/ تقویٰ

قولہ تعالیٰ: یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون. (البقرۃ) ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فرضیت اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کیلئے رکے رہنا۔ یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کیلئے بہت اہم ہے اس لئے اس عبادت کو پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ کا معنیٰ بچنے کے ہیں یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیرؒ نے عربی شاعر ابن المعتز کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے۔

خل الذنوب صغیرھا و کبیرھا ذاك التقیٰ

واصنع کما شئی فوق ارض الشوك یحذر ما یری

لاتحقرن صغیرۃ ان الجبال من الحصی (تفسیر ابن کثیر ۱/ ۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے صغیرہ گناہوں کو بھی ہلکا نہ جانو۔ (دیکھئے) پہاڑ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور فلسفہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے۔ ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکت من السماء والارض ...... الخ یعنی اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کھول دیتے (آیت: ۹۶)

اور سورۃ الطلاق میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ جو شخص اللہ سے ڈر جاتا ہے اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت اور پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتا دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہوں سے روزی اور رزق دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اور تقویٰ سے انسان کو پریشانیوں اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔ اور اگر انسان روزہ رکھنے کے باوجود تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ کو انسان کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صرف کھانے پینے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ماہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پر نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس مبارک خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی دولت نصیب فرمائے (آمین)

یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارك شھر فیہ لیلة خیر من الف شھر ، جعل اللہ صیامہ فریضة وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواہ ومن ادیٰ فریضة فیہ کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواہ، وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنة وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المومن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شئی ، قلنا یا رسول اللہ ﷺ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ ﷺ یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او تمرۃ او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوض شربة لا یضمأ حتی یدخل الجنة وھو شھر اولہ رحمة واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفرلہ واعتقہ من النار (رواہ البیھقی فی شعب الایمان/ مشکوۃ المصابیح ج۱ ص۱۷۳)

ترجمہ: اے لوگو تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا ماہ مبارک ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو کوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کیلئے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا اسے باقی دنوں میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا اسے عام دنوں میں ستر (۷۰) فرائض ادا کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو اس ماہ مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے اسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے اس کی گردن آزاد ہوگی۔ اور روزہ دار کا ثواب کم کئے بغیر افطاری کرانے والے کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ ہم (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کروانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھجور، پانی یا دودھ کے ایک گھونٹ سے افطار کروائے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا۔ البتہ جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا کہ دخول جنت تک اسے پیاس نہ لگے گی۔ ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی کا ہے اور جو کوئی اس ماہ میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور آگ کے عذاب سے اسے آزاد کرے گا۔

© rasailojaraid.com